بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۷ فتح ۱۳۴۴ ہش یکم رمضان ۱۳۸۵ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۹۵

غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر

خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کا نہایت مقدس و بابرکت پہلا جلسہ سالانہ

استحکام پاکستان اور آزادیٔ کشمیر کیلئے دعائیں۔ افواج پاکستان کے کارناموں اور خدائی تائید و نصرت پر جذبات تشکر

انابت الی اللہ کا روح پرور ماحول۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا پُرکیف منظر

(قسط دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو اپنی افتتاحی تقریر میں قومی مسائل میں سے علی الخصوص مسئلہ کشمیر کا ذکر فرما کر احباب کو کشمیر کی آزادی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت کشمیر کے مسلمان انتہائی دکھ بھری زندگی گزار رہے ہیں اور ان پر انتہائی انسانیت سوز مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کا ظلم و تشدد اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے کہ یہ حالات جلد بدل جائیں گے اور کشمیریوں کی آزادی کی صبح طلوع ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ دعاؤں میں لگے رہیں اور اپنی ان دعاؤں میں اپنے کشمیری بھائیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اسی طرح مورخہ ۲۰ دسمبر کو جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے پچھلے دنوں پاکستان پر بھارت کے حملہ، دفاعِ وطن کا فریضہ سرانجام دینے میں افواج پاکستان کے قابل فخر کارناموں، اور خدائی تائید و نصرت کے متعدد نشانات کا بھی ذکر فرمایا اور اس ضمن میں پاکستانی ہم وطنوں کو اس غیر معمولی تائید و نصرت اور فتح و کامرانی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میدانِ جنگ میں، آسمان کی فضائے بسیط میں اور سمندروں کے پانیوں میں ہم اہلِ پاکستان نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے بڑے بڑے جلوے دیکھے ہیں۔ اس نے فوج ملائک اتار کر پاکستانی افواج کی مدد کی اور انہیں اپنے سے بڑے حملہ آور پر فتح یاب کیا۔ پھر اس نے پوری قوم کو متحد و متفق ہو کر حالات کا پامردی سے مقابلہ کرنے کی توفیق بخشی۔

الغرض حملہ آوروں کو ناکام بنا کر اور ان کے بالمقابل ہمیں کامیاب و کامران کر کے خدا تعالیٰ نے ہماری قوم پر بڑا فضل کیا ہے۔ آئندہ کے لئے بھی ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ وہ خدا جس نے ہمیں اپنی مدد و نصرت سے نواز کر کامیاب و کامران کیا ہے وہ کمزور نہیں ہوگیا۔ وہ ہمہ قدرت ہے۔ اس کی طاقتوں اور قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ ایک دفعہ اس کی مدد و نصرت کا نزول دیکھنے کے بعد تو ہم حق الیقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ خدائی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ پوری پاکستانی قوم کو ان فضلوں پر جو خدا تعالیٰ نے اس پر نازل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اس کے شکرگزار بنیں گے۔ تو وہ پہلے سے بھی زیادہ فضل کے ساتھ ہمیں نوازیگا اور ہماری مدد کرتا چلا جائے گا۔ اس دوران میں کہ جب حضور پاکستانی افواج کے قابلِ فخر کارناموں اور خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات بیان فرما رہے تھے فضا نعرہ ہائے تکبیر نیز پاکستان زندہ باد، افواجِ پاکستان زندہ باد، مسلمانانِ کشمیر زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔

جلسہ سالانہ کے چھ اجلاسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز افتتاحی تقریر اور نہایت روح پرور مزید دو خطابات کے علاوہ علمائے سلسلہ اور جماعت کے دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم دینی موضوعات پر احباب سے خطاب فرمایا۔ چنانچہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام" پر، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ" پر، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی نے "مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد و افسر جلسہ گاہ نے "اسلام کا عالمگیر غلبہ" کے موضوع پر، محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے "اشاعت اسلام کے وسائل" پر، محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) سابق صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی نے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا مسیح احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں" کے موضوع پر، محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نائب افسر جلسہ گاہ نے "فضیلتِ جہاد" کے موضوع پر، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "اسلامی عقائد" کے موضوع پر اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے "مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر نہایت

(باقی ص۸ پر)

اخبار احمدیہ

[redacted]

۔۔ ربوہ ۲۴ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔۔ ربوہ ۲۴ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار ابھی ہے۔ گو پہلے کی نسبت ہلکا ہے نیز جوڑوں کی درد میں بھی کمی ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء

اسّی ہزار سے زائد خدا پرستوں کا اجتماع

امسال سالانہ جلسہ اپنی معمولی تاریخوں سے ہٹ کر چند دن پہلے منعقد کیا گیا ہے۔ جس سے ڈر تھا کہ جلسہ میں تشریف لانے والے احباب شاید بڑی تعداد میں شمولیت نہ کر سکیں۔ جس کی وجوہات یہ تھیں کہ اول تو پاک و بھارت کی جنگ کی وجہ سے جو ہنگامی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ملازم احباب کو رخصت ملنا مشکل ہوگی۔ دوسرے جو معمولی تاریخیں مقرر ہیں وہ کرسمس کی تعطیلات کے پیش نظر مقرر کی گئی ہوئی ہیں۔ یہ احباب رخصت ہو کر شمولیت کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قائد اعظم کی پیدائش کی وجہ سے بھی ۲۵ دسمبر تعطیل کا دن ہوتا ہے۔ تیسری وجہ یہ خیال کی جا سکتی تھی کہ ابھی چند روز پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی وجہ سے احباب بھاری تعداد میں جنازہ کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے اس طرح فوراً بعد ہی جلسہ کے لئے سفر اور اخراجات کا سوال بھی درپیش تھا۔ پھر ماہِ رمضان جس کی وجہ سے تاریخیں بدلنا پڑی تھیں سر پر تھا۔

الغرض ان چند در چند وجوہات کی بناء پر قیاس ہو سکتا تھا کہ جلسہ میں تشریف لانے والوں کی تعداد میں بہت کمی ہوگی۔ مگر ایسی قیاس آرائی کرنے والوں نے اس جوش و شوق کا اندازہ صرف نظر کر دیا تھا جو احباب اس مقدس اجتماع کے متعلق رکھتے ہیں۔ پہلے ہی دن افتتاح کے وقت ایسی قیاس آرائی کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کا آغاز دعاؤں سے فرمایا پنڈال حاضرین سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ احباب سما نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ بہت سے احباب پنڈال سے باہر ہمہ تن گوش بنے ہوئے تھے۔

ایک اندازے کے مطابق جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد خواتین سمیت ۸۰ ہزار سے زائد تھی۔ بظاہر گذشتہ جلسہ سے کچھ کمی ہوئی بھی ہے تو اس کی وجہ ایک یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے خواتین پہلے کی نسبت شائد کم شامل ہو سکتی ہوں۔ الغرض پچھلے جلسہ کی نسبت جو کمی معلوم ہوتی ہے۔ وہ زیادہ تر ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے سمجھی جا سکتی ہے۔ بہت سے دوست اپنے اصل مقامات سے اکھڑے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے حالات کے مطابق شامل نہ ہو سکے ہوں۔

ان تمام باتوں کے باوجود جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت پُر رونق اور پُر شکوہ رہا ہے اور حسب معمول سرزمین ربوہ ہزارہا سجدوں سے سرفراز ہوتی رہی ہے۔ اس دفعہ ایک خاص بات جو راقم الحروف نے محسوس کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ احباب نے اپنا زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور دعاؤں میں صرف کیا ہے اور خلافتِ ثالثہ کے قیام و استحکام کے پیش نظر احباب کا جوش و خروش دوبالا ہو گیا تھا۔ جلسہ کے اوقات میں احباب زیادہ سے زیادہ جلسہ گاہ میں تشریف رکھتے رہے ہیں۔ اور کسی قسم کی غفلت یا بے توجہی نظر نہیں آئی۔ اکثر مساجد میں مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بے حد رونق رہی ہے۔ خاصکر مسجد مبارک میں اتنا ہجوم رہا ہے۔ کہ احباب کو نہایت سکڑ کر بیٹھنا پڑا ہے۔ اور احباب مسجد سے باہر بھی بڑی تعداد میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

پھر مسجد مبارک میں تہجد کی باجماعت نماز اور صبح کے درس میں بھی احباب ہجوم در ہجوم شمولیت کرتے رہے ہیں۔ خاص جوش و خروش کی وجہ سے ہر فرد یہ محسوس کرتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت شاہراہ ترقی پر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے رواں ہے اور منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہے۔ جلسہ میں تقاریر نہایت توجہ سے سنی گئی ہیں۔ خاصکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے وقت سامعین ہمہ تن گوش بنے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جماعت میں ایک نئی روح بھری جا رہی ہے۔ اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک نئے مرحلہ میں پورے عزم کے ساتھ قدم رکھ رہی ہے۔

یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی امتیاز رکھتا ہے کہ خلافتِ ثالثہ کا پہلا جلسہ ہے اس وجہ سے بھی احباب کے دل پُر اطمینان پُر خلوص اور پُر ارمان ہو رہے تھے۔ اور خاص طور سے دعائیں کی جا رہی تھیں کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نئے عزم اور نئے ارادے سے سرفراز فرمائے تاکہ جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ ہمارے ہاتھ سے ترقی پذیر ہو اور ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں۔ ہمیں یقین ہے کہ احباب اپنے سینوں میں عزم بالجزم کی ایک نئی چنگاری لے کر واپس گئے ہیں دعا ہے کہ جو احباب تشریف لائے اور جو کسی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث ہوں۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس کے سرانجام دینے میں زیادہ جوش اور زیادہ محنت کی توفیق پائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت محمود تیرا نام پائندہ رہے

دل تڑپ اٹھا مری آنکھوں میں آنسو آ گئے
ساکت و جامد نظاروں میں نظر بھٹکی رہی
آسماں خاموش ویراں چاند افسردہ نجوم
روح خیزاں جسم میں لرزاں رہی بھٹکی رہی

گلشنِ امید کے کملائے رنگیں بے بہار
آنکھ پُر نم اور دلِ مضطر پریشاں بے قرار
ایک غم تھا جو مرے قلب و جگر پر چھا گیا
ایک طوفاں تھا ہوا جس سے فضا میں انتشار

وہ مجاہد جس کے دم سے کارواں آگے بڑھا
ناخدا جس نے لگائی کشتیٔ امید پار
جس کے ہاتھوں سے شفا بیمار و بے بس پا گئے
ذاتِ اقدس جو اسیروں کے لئے تھی رستگار

ہو گئے رخصت جہاں سے رحمتوں کے درمیاں
ہو گئے ہم سے جُدا وہ عظمتوں کے درمیاں
کتنی بالا شان تھی حور و ملائک ساتھ تھے
جانبِ منزل خدا کی شفقتوں کے درمیاں

تیری عظمت بیکراں تیرے عزائم پُر وقار
ساری دنیا میں ترے اقبال کی تشہیر ہے
چاند نے پائی چمک سورج کو رنگینی ملی
جگمگائی جس سے دنیا وہ تری تنویر ہے

تیرے گلشن میں رہے شام و سحر رنگیں بہار
تیرے اہلِ بیت پر ہو مہرباں پروردگار
تا ابد قائم رہے تیرے جیالوں کا وقار
تیری چاہت میں رہیں آنکھیں ہمیشہ اشکبار

السلام الوداع اے رہبرِ انسانیت
حضرت محمود تیرا نام پائندہ رہے
شمع کی تو نے جو روشن ملتِ اسلام کی
ہے دعا یہ سیف کی وہ شمع تابندہ رہے

شیخ محمد سیف الدین سیف

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۶۵ء کے موقع پر

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا روح پرور افتتاحی خطاب

اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد رکھیں اور دعاؤں میں مشغول رہیں کہ خدا تعالیٰ جماعت کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی بخشے

مؤرخہ ۱۹ دسمبر ۶۵ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو روح پرور خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ جلسہ پہلا جلسہ ہے جس میں آپ سب بہنیں اپنے محبوب خلیفہ مصلح موعود کی جدائی کے بعد شامل ہو رہی ہیں۔ گو وہ ایک عرصہ سے خود تشریف لا کر بظاہر شرکتِ جلسہ نہیں فرماتے تھے مگر ان کی برکات ان کی دعائیں ہر لمحہ آپ کے شاملِ حال ہوتی تھیں اور انکے وجود کا اس دنیا میں اور اس شہر میں موجود ہونا ہی بڑی خوشی اور تسکین کا موجب ہوتا تھا۔ اس وقت ہم سب کے دل آپکی فرقت کو بیشک بہت دکھ سے محسوس کر رہے ہیں اور قدرتاً غمگین ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے احسان و کرم کو دیکھ کر اور اس پہلو کو سوچ کر خوشی بھی اس غم میں شامل ہے اور ہونی چاہیئے کہ اسنے کیسا فضل فرمایا ہے کہ بغیر کسی اختلاف و شقاق کے خلافت کا قیام فرمایا اور ہم سب کو ایک ہاتھ پر جمع فرما دیا۔ شماتتِ اعداء سے جماعت کو بچا لیا۔ اور قدرتِ ثانیہ کے سلسلہ کو تیسری بار پھر بہت بابرکت بنا کر اپنی نصرت سے جاری فرما کر ہمارے زخمی دلوں پر رحمت کا ہاتھ رکھ کر سکون بخشا۔ اس احسان کو یاد رکھیں اور دعاؤں میں مشغول رہیں کہ خدا تعالیٰ تمام جماعت کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی بخشے ہمارے دلوں اور گھروں میں نیکی تقویٰ اور ایمانِ کامل کے بیج بو دے اور بدیوں ناپاکیوں بداخلاقیوں سے پاک فرمائے ہم ایسے نیک نمونے احمدیت کے بنیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو جس مقام پر بھی ہوں دیکھ کر ہی لوگ احمدیت کی طرف مائل ہوتے جائیں۔ تبلیغ محض اتنا اثر نہیں کر سکتی جب تک نمونہ اعلیٰ اخلاق اور اعمالِ صالح کا دنیا کو نظر نہ آجائے۔ پس نیکیوں میں اخلاقِ حسنہ میں ترقی کریں۔ کوششِ اصلاحِ نفس اور دعا سے نصرت طلب کرنے کے ساتھ کہ وہ آپ کو ایسا ہی نمونہ بنا دے کہ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمنا اور اس ابھی تازہ رخصت ہونے والے آپ کے پیارے خلیفہ کی خواہش اور تڑپ تھی۔ اور ان ارواحِ پاک کو بشارتیں ہی اللہ تعالیٰ پہنچاتا رہے۔

آپ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنیوالوں کیلئے یہ قیامِ خلافت دوہرا احسانِ الٰہی ہے۔ ایک تو خلافت کا احسن طریق سے قیام۔ پھر یہ کہ وہ شخص آپ کو دیا جو آپکے محبوب خلیفہ کا لختِ جگر ہے گویا اسی کا وجود دوسری صورت میں آپ کو دوبارہ بخش دیا گیا۔ یہ بالکل درست ہے کہ جو بھی خلیفہ منتخب ہوتا سب کے سر اسی طرح جھکتے ہم سب کے دل اسی طرح شرحِ صدر سے اس کو قبول کرتے مگر یہ کیسا احسانِ مزید ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص موعود بیٹے کو جب اسنے واپس بلایا تو اسکے چاہنے والوں کیلئے اسکی نشانی آپ کا موعود پوتا جس کی خاص بشارت آپکو حقِ تعالیٰ نے دی تھی آپ کے لئے کھڑا کر دیا کہ لو یہ تمہارے پیارے کا پیارا اسی مبارک وجود کا حصہ اسی کا لختِ دل تمہارے دلوں کی تسکین تمہاری رہنمائی اور احمدیت کی خدمت کے لئے تم کو دیا جاتا ہے۔ پس ہمیں اس پہلو سے بھی بیحد شکریہ درگاہِ الٰہی میں زبان سے بھی اور عمل سے بھی ہر وقت بڑھ چڑھ کر ادا کرنا چاہیئے تاکہ شکر گزار بندے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر نازل ہوتی رہیں۔ وہ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ نیز خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت اور زندگی کے لئے۔ اور ان کے کاموں میں بہت خاص برکت کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت اور اس کے فضل کے ہر قدم پر ہر کام میں ان کے ساتھ رہنے کے لئے بھی دعائیں کرنا ہمیشہ فرض جانیں۔ یہ دعائیں شکرِ نعمت ہو کر خود آپ سب کے لئے بھی افضالِ الٰہی کی جاذب بنیں گی۔ دعا وہ تخم ہے جس کو بونے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ یہ وہ پودا ہے جو کبھی بے ثمر نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ آپ کے اس سفر کو جو محض للہ آپ نے اختیار کیا ہے آپ کے لئے مبارک کر دے اور آپ یہاں سے فیض یاب ہو کر جائیں آپ کے دل نورِ ایمان سے پیشتر سے بڑھ کر منور ہوں۔ خیر سے رہیں خیر کی واپسی ہو اور خیر سے پھر خدا آپ سب کو ملائے۔ آمین۔

مبارکہ

رمضان المبارک کے دس خاص مسائل

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

(۱) رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا اور کلامِ الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد و زن پر روزہ واجب ہے جو بیماری یا سفر کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر پر رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے تاکہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے۔ اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتی الوسع متمتع ہونیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقۃً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازہ سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جا سکتا ہے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے یعنے وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کر سکتی ہے۔

(۴) روزہ طلوعِ فجر یعنے پو پھٹنے سے لے کر غروبِ آفتاب تک رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنّتِ نبوی ہے تا خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(۵) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقوےٰ طہارت اور صداقتِ قول اور صداقتِ عمل میں گزارے۔ اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کلّی اجتناب کرے مگر اس نیّت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا بلکہ اس نیّت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کی کوشش کرے گا اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(۶) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن مجید اور دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے۔ اور روزوں کی راتوں میں تہجّد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجّد کی نماز مومنوں کو انکے مخصوص انفرادی مقامِ محمود تک پہنچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دُعاؤں کی قبولیّت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیّتوں کو اُجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحیٰ یعنے اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجّد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(۷) رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایک ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ و خیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۸) جن لوگوں کو توفیق ہو۔ اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجبِ ثواب ہے یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کلّی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکرِ الٰہی اور دُعاؤں اور تلاوت قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گزارنا چاہیئے اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہیئے رفع حاجت یعنے پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرتے ہیں بھی حرج نہیں۔

(۹) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے اسے لیلۃ القدر یعنے بزرگی والی رات کہتے ہیں۔ اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے اور رات کی مُردہ تاریکی کو روحانی زندگی کے نور سے بدل دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(۱۰) عید الفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے جو گھر کے ہر مرد و عورت اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں تک کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے۔ یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہیئے۔ تاکہ مناسب انتظام کے ساتھ اچھے وقت پر غرباء میں تقسیم ہو سکے۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

نوٹ:۔ رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مستحب ہے اور موجبِ ثواب۔ جس طرح نماز کے بعد کی سُنّتیں ہوتی ہیں۔ یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۷ اپریل ۱۹۵۷ء
(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء)

رمضان کا مقدس عہد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاحِ نفس کا یہ بھی ایک عُمدہ اور تجربہ شُدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہ تھی (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے مثلاً نمازوں میں سُستی۔ چندوں میں سُستی۔ جماعتی کاموں میں سُستی مقامی امراء سے عدم تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بُہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچّوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقّہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سُودی لین دین وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلّی طور پر مجتنب رہوں گا اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھا ہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا کو راضی کر لے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔ پس

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
وکان اللہ مع من عھد ووفی

خاکسار راقم آثم
مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۵ اپریل ۵۷ء
(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۵۷ء)

اعلانِ نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محمد یوسف صاحب بقاپوری بی۔ کام ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کراچی کا نکاح عزیزہ بشریٰ نعیمہ صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم حکیم یوسف علی صاحب مرحوم لاہور کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔

احبابِ جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رمضان المبارک اور قبولیتِ دُعا

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مہتمم تربیت جامعہ احمدیہ ربوہ)

رمضان المبارک اپنی پوری برکتوں کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں خدا تعالیٰ اپنے خاص افضال اور برکات نازل فرماتا ہے۔ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا فرماتا ہے اور انہیں قرب خاص سے نوازتا ہے۔

روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ روزہ وہ عبادت ہے۔ جس سے انسانی زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے روزہ کی اہمیت کے سلسلہ میں یہ امر بھی بیان فرمایا ہے کہ سارے مذاہب اور تمام شرائع میں روزہ فرض ہوتا رہا ہے۔ گویا روزہ سارے مذاہب کی ایک مشترکہ اور بنیادی عبادت ہے۔ رمضان المبارک سے اسلامی معاشرہ میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک ماہ کی یہ روحانی تربیت سال بھر کے لئے عموماً روحانی خوراک کا کام دیتی ہے۔ مسلمان عام پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ رمضان کے مبارک مہینہ میں تہجد کی نماز کی برکات سے بھی عام طور پر مستفید ہوتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے اس نے ایک طرف فطرتی قویٰ کی روحانی طاقتوں کو ابھارنے کے لئے مختلف عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔ تو دوسری طرف یہ حکم بھی دیا۔ کہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ جو ناقابل برداشت حد تک پہنچ جائے۔ نہیں ڈالا جائے گا۔ اس لئے جو لوگ رمضان میں مسافر ہوں یا بیمار ہوں۔ اُن کو اِن ایام میں روزہ رکھنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ شریعت کی دی ہوئی رعایتوں سے فائدہ اٹھانا عین مناسب ہے مگر دین کی سہولتوں کے باوجود جو لوگ فرض روزہ نہیں رکھتے وہ گنہگار ہیں۔

رمضان المبارک کے ساتھ دعا کے مسئلہ کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے روزوں کے معاً بعد ہی دعا کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون (بقرہ ۱۸)

یعنی اے رسولؐ! جب کبھی میرا کوئی بندہ تجھ سے میرے متعلق پوچھے تو اسے کہدے کہ میں قریب ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ بھی میری باتیں قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں اور اس بات پر ایمان لائیں کہ واقعی میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان میں ہر قسم کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

دعا ایک زبردست ہتھیار ہے۔ جو ہر زمانہ میں آزمایا گیا۔ اور کارگر ثابت ہوا۔ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار دراصل دعا پر ہی ہوتا ہے۔ کفر کے ہر طرف گھٹاٹوپ بادلوں کے باوجود۔ دشمن کی اکثریت کے باوجود الحاد کے ہیبت ناک جتھے کے باوجود خدا تعالیٰ کا فرستادہ یہ نعرہ لگاتا ہے کہ میں ہی کامیاب ہونگا اور اسی طرح ہو بھی جاتا ہے۔ اسے اس تعلق پر ناز ہوتا ہے۔ جو اس کا خدائے احکم الحاکمین کے ساتھ ہوتا ہے۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک یتیم و بے کس گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا اپنے وطن عزیز سے نکالا ہوا انسان دنیا کو یہ چیلنج کرے کہ آخر فتح میری ہوگی اور اسی طرح ہو بھی جائے۔ دراصل یہ اُن نیزوں کا اثر ہے جو وہ رات کی تاریکی میں چلاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے
اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ تو
دعا سے۔ اور اگر اسیر رہائی
پا سکتے ہیں۔ تو دعاؤں سے۔ اور
اگر گند سے پاک ہو سکتے ہیں تو
دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور
مرنا قریب قریب ہے۔

(لیکچر لیالکوٹ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسی ہتھیار سے کام لیا۔ ہر مخالف کو مقابل پر بلایا۔ جو بھی آپ کے سامنے آیا۔ شکست کھا گیا۔ دعا کرنا ایک زبردست مجاہدہ ہے اس میں ناامیدی کو ہرگز پاس نہ آنے دینا چاہیئے۔

ایک بزرگ کا واقعہ مشہور ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ دعا کر رہے تھے۔ کہ ان کا ایک مرید انہیں ملنے آیا۔ بزرگ کو آواز آئی کہ دعا قبول نہ ہوگی۔ مرید نے بھی آواز سنی۔ مگر خاموش رہا۔ دوسرے روز بھی بزرگ کو یہی آواز آئی کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ اس پر بھی مرید خاموش رہا۔ تیسرے روز بھی یہی آواز آئی کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ اس پر مرید سے نہ رہا گیا اور بزرگ سے کہا۔ کہ آپ بار بار کیوں دعا کرتے چلے جاتے ہیں۔ جبکہ آپ کو آواز آ رہی ہے کہ دعا قبول نہ ہوگی۔ بزرگ کہنے لگے۔ کہ تم تو تین دنوں میں ہی گھبرا گئے ہو۔ حالانکہ میں تیس سال سے دعا کر رہا ہوں۔ اور یہی آواز آتی ہے آخر چوتھے روز بزرگ کو آواز آئی۔ کہ تیری وہ تمام دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔ جو تو نے پچھلے تیس سال میں کی ہیں۔

اس واقعہ میں سمجھایا گیا ہے کہ دعا کے معاملہ میں انسان کو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اگر انسان صبر سے کام لے۔ تو آخر کامیاب ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجسم دعا تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ دعا میں گذرتا تھا۔ آپ کی زندگی میں قبولیت دعا کے ایسے زبردست نشان موجود ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

ایک نوجوان عبدالکریم نام جو حیدرآباد دکن سے حصول تعلیم کی خاطر قادیان آیا مگر اتفاق سے اسے باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ اور اس کی حالت غیر ہو گئی۔ اسے ہسپتال لیجایا گیا۔ علاج کروانے پر وہ اچھا ہو گیا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ اس میں باؤلے پن کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اس پر اس ہسپتال کے ڈاکٹر کو تار دی گئی۔ ڈاکٹر کی طرف سے جواب ملا۔

"Nothing can be done for Abdul Karim."

اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کو دی گئی۔ آپؑ کو طبعاً بڑی تکلیف محسوس ہوئی۔ آپ نے نہایت درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ سے لڑکے کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی جس پر آپ کو تسلی دی گئی۔ آخر کار وہ لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا۔ گویا آپ کی دعا سے معجزانہ رنگ میں ایک مردہ زندہ ہو گیا۔

"سچ یہی ہے۔ کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی۔ تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارہ میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب "برکات الدعاء" میں دعا کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا۔ کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو؟ کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھائیں۔ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اللھم صل وسلم وبارك علیہ وآلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتا ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

تمام احباب جماعت اور خصوصاً نوجوانوں کا فرض ہے کہ ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچتے ہوئے شریعت اسلامی کے قانون کی پیروی میں رمضان المبارک کے روزے رکھ کر اس بابرکت مہینہ کو برکتوں سے وافر حصہ حاصل کریں۔ دعاؤں پر خاص زور دیں۔ اور تمام ہنجا نوع کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین

رمضان کی ایک عظیم الشان برکت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وفی روایۃ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان" آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں" اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں"

(بخاری کتاب الصوم)

مالی جہاد

(مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض نامساعد حالات کے باوجود اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و جلسہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں گذشتہ سال کی نسبت ایک حد تک بیشی چلی جا رہی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ لیکن یہ بیشی ہماری ضروریات اور جماعت کی مجموعی استطاعت سے بہت کم ہے بے شک بہت سی جماعتیں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جو اس میدانِ جہاد میں بہت پیچھے رہ گئی ہیں۔ حالانکہ جماعتی مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام احباب جماعت اپنی ذمہ داریاں کا حقہ ادا کریں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار نہایت ہی لطیف اور دلنشین پیرایوں میں مالی جہاد کی اہمیت اور اسکی برکات بیان فرمائی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس جہاد سے پہلو تہی کرنیوالوں کو تنبیہہ کی ہے اور اس کار خیر میں جو چیزیں روک بنتی ہیں۔ ان سے خبردار کیا ہے۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ توبہ رکوع ۳ میں فرمایا۔

الذین امنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ و اولئک ھم الفائزون۔

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور (اس ایمان پر خراب اثر ڈالنے والے) دوسرے تمام تعلقات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد (یعنی پوری پوری کوشش) کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے بڑے درجے ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

یبشرھم ربھم برحمۃ منہ و رضوان و جنت لھم فیھا نعیم مقیم ۝ خلدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم ۝

ان کا پروردگار انہیں بشارت دیتا ہے اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ان باغوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ وہ آئندہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے۔

یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان و من یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون ۝

(اسلئے) اے مومنو! اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بھائی بند زمانہ کے امور پر ایمان لانے کے برخلاف (اسکے انکار کو پسند کریں) تو ان سے دوستانہ تعلقات نہ رکھو۔ (کیونکہ وہ تمہیں اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے سے باز رکھیں گے) اور تم میں سے جو کوئی بھی ان سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے۔ تو وہ (اپنی جانوں پر) ظلم کریں گے۔

قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یھدی القوم الفٰسقین

(اے رسول تو انہیں کھول کر) بتا دے کہ اگر تمہارے باپ دادے۔ تمہاری اولادیں۔ تمہارے بھائی بند۔ تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم کماتے ہو۔ اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جو تمہیں بہت پسند ہیں۔ اگر یہ چیزیں تمہیں خدا اور اسکے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیاری ہیں تو (اپنی بے عملی پر اصرار کرتے ہوئے بے شک تم انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے لیکن اس وقت تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو کبھی (کامیابی کی) راہ نہیں دکھایا کرتا۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ (۱) حقیقی طور پر قومی اور انفرادی خوشحالی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے (۲) اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے انعامات کی خوشخبری دی ہے (۳) اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے مخالفوں کے بد اثرات سے بچنا ضروری ہے (۴) ورنہ بعد میں کف افسوس ملنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا (۵) اور جو لوگ ان احکام کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ مومنوں کو حاصل ہونے والی فتوحات اور برکات سے محروم رہ جائیں گے۔

ان آیات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ صرف مالی قربانی کافی نہیں۔ بلکہ مالی قربانی کے ساتھ ساتھ جانی قربانی بھی ضروری ہے پس ہماری جماعت کے لئے لازم ہے کہ جانی جہاد سے غافل نہ ہو۔ خصوصاً عہدیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف خود جماعتی مفاد کے لئے وقت کی قربانی کریں۔ بلکہ اپنے تمام احباب سے کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کے لئے وقت کی قربانی کروائیں۔ اور اس امر کی نگرانی کریں کہ جماعت کا ہر فرد تبلیغ اسلام تربیت احباب اور سلسلہ کی دوسری خدمات کے لئے کچھ نہ کچھ وقت ضرور خرچ کیا کرے اور اسی طرح چندہ وصول کرنے کے لئے بھی جس جس فرد کو جتنا جتنا وقت صرف کرنا ضروری ہو اس سے گریز نہ کیا جاوے۔ کیونکہ یہ بھی جہاد ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ

یعنی چندوں پر مقرر شدہ ایسا کارکن جو خلوص اور تندہی سے کام کرتا ہو۔ وہ راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح شمار ہوتا ہے۔ جب تک کہ واپس اپنے گھر کو نہ لوٹ آئے۔

خاکسار کی حتمی رائے یہ ہے۔ اور یہ رائے ذاتی تجربہ اور ان رپورٹوں پر مبنی ہے۔ جو مرکز کو نظارت ہذا میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہ وہی جماعتیں مالی جہاد میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ جن کے عہدہ دار اور احباب جانی جہاد سے غفلت برتتے ہیں نہ خود وقت کی قربانی کرتے ہیں۔ اور نہ اپنے احباب سے وقت کی قربانی کروانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ لہٰذا خاکسار تمام جماعتوں کے عہدہ داروں اور احباب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جانی جہاد کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھیں۔ سلسلہ کے لئے خود وقت کی قربانی کریں۔ اور تمام احباب جماعت سے وقت کی قربانی کروائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی جماعتیں کتنی تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرنے لگیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد چوہدری محمد اسلم صاحب دارالرحمت وسطی کافی عرصہ سے بعارضہ دل کی تکلیف اور اعصابی کمزوری کے باعث بیمار ہیں۔ (این۔ اے۔ عابد دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میری چچی جان اور امی جان سخت بیمار ہیں (خاکسار طارق سلیم احمد کراچی)

احباب جماعت ان بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

میری بھتیجی نصرت ناہید بنت شیخ خالد محمود ۱۱ دسمبر شام چھ بجے لاہور میں وفات پا گئیں مرحومہ کی عمر ۱۶½ سال تھی۔ انہوں نے ایف۔ ایس۔ سی امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں فرسٹ ایر کی طالبہ تھی۔ اسلام اور احمدیت سے دلی لگاؤ تھا۔ دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ خدا مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ (خالدہ نسرین لاہور)

بے دی استانی کی ضرورت

کروندی ضلع خیرپور میرس میں گرلز پرائمری سکول جاری کرنا مقصود ہے۔ انتظام مقامی جماعت تنخواہ مطابق سرکاری گریڈ۔ لوکل الاؤنس ۱۵/ علاوہ رہائش و ایندھن مفت۔ خواہشمند بہنیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔ (ناظر تعلیم)

جونیئر کلارک

تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۲۵۔ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۵ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۲۵/۱۲/۶۵ تک بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ و ٹکنالوجی لاہور (پ۔ ٹ ۱۶/۱۲/۶۵)

اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس

تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط:۔ ایف اے۔ قد ۵'۔ ۶"۔ چھاتی ۳۳-۳۴½ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ سرکنڈ و اولینڈی ڈویژن درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۳۱/۱۲/۶۵ تک اپنے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر میں۔ (پ۔ ٹ۔ ۱۱/۱۲/۶۵)

(ناظر تعلیم)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادا کی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۲۰۔ ناصرات الاحمدیہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۲۱۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ بیگم ڈاکٹر حسن احمد صاحب ہمن آباد لاہور ۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۲۲۔ محترمہ جمیلہ حفیظ صاحبہ بیگم حفیظ احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۳۔ محترمہ خالدہ صاحبہ بیگم آفتاب احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نذر احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۵۔ محترمہ صادقہ فضل صاحبہ ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۶۔ محترمہ بیگم شیخ بشیر احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۷۔ محترمہ بیگم کیپٹن عبدالواحد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۸۔ محترمہ بیگم حاجی نصیر الحق صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۲۹۔ محترمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ بیگم خلیفہ عبدالمنان صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۰۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ والدہ انور صاحب صدر بازار لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۱۔ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ لونیا منڈی ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۲۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری سرفراز احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۵۔ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۶۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں نسیم حسن صاحب مرحوم ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۷۔ محترمہ منصورہ ریاض صاحبہ ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۳۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب مال روڈ لاہور ۔۔ ۵۰۰ ۔۔
۲۳۹۔ محترمہ آصفہ کلثوم بیگم محمود رفعت صاحب مال روڈ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۰۔ محترمہ خیر النساء ایاز صاحبہ اہلیہ ملک عبداللطیف صاحب سنگوہی کرشن نگر لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۱۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحمید صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۲۔ محترمہ رضیہ ملک محمد خان صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۳۔ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ بیگم محمد عابد صاحب S.D.O ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۴۔ محترمہ والدہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب ہال روڈ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۵۔ محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ہیوگارڈن لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۶۔ محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دھرم پورہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۷۔ محترمہ فہیم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب بہاولپور ہاؤس ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۸۔ محترمہ بیگم میر مشتاق احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۴۹۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۰۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ راجگڑھ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالرحیم صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۲۔ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اسلامیہ پارک لاہور ۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۵۳۔ محترمہ بیوہ نصرۃ اللہ خان صاحب منجانب شوہر مرحوم ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ تقی الدین احمد صاحب میکلوڈ روڈ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۵۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۶۔ محترمہ خالدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا مبارک احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۷۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم مبارک احمد صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۸۔ محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ بیگم عبدالخالق صاحب مہتہ نسبت روڈ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۵۹۔ محترمہ بیگم ڈاکٹر محمد منیر صاحب نسبت روڈ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب اوجلوی سنگوہی ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۱۔ محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ سول لائن لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۲۔ محترمہ رضیہ مظفر صاحبہ اہلیہ مظفر محمود صاحب سلطان پورہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۳۔ محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ سلطان پورہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۴۔ محترمہ والدہ شیخ ریاض محمود صاحب ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۵۔ محترمہ بیگم شفیع صاحب انارکلی لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۶۔ محترمہ رشید نسیم صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب رحمان پورہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۷۔ محترمہ اقبال فضل النساء صاحبہ موچی گیٹ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۸۔ محترمہ بیگم محمد حسن احمدی صاحبہ سول لائن لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔
۲۶۹۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ فیروز الدین صاحب مرحوم سلطان پورہ لاہور ۔۔ ۳۰۰ ۔۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

۱۔ سید وجاہت حسین ولد سید انتظار حسین مالک احمدیہ فرنیچر اسٹور کراچی کا نکاح ہمراہ انیسہ صداقت نیر بنت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم سابق مبلغ افریقہ بعوض پانچ ہزار روپے مہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ دسمبر ۶۵ء مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت فرمائے

(اشرف عدنی آف عدن۔ حال ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ خاکسار کی بچی عزیزہ حلیمہ خانم کا نکاح عزیزم چوہدری خالد ضیاء ابن چوہدری خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس شاہ کوٹ سے بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر مورخہ ۲۱ ۱۲/۶۵ کو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے پڑھا۔ اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

(خاکسار جمال الدین گل ہڈیاروی حال موضع ہڈیانوالہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

۳۔ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں میرے عزیز بھائی مبشر احمد طاہر ابن میر محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ نسرین گل بنت خان نذر محمد خان صاحب آف لاہور کے ساتھ پڑھا۔

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد مبارک احمد ابن میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور)

۴۔ عزیزہ امۃ الباسط بنت محمود احمد صاحب کا نکاح چوہدری شفاعت احمد صاحب ولد غلام احمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پندرہ سو روپیہ مہر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے گوٹھ گوندل میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(خاکسار سلطان احمد گوندل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ گوندل ضلع حیدرآباد)

کیل۔ چھائیوں۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ خارش اور ایگزیما کے لئے
بزناف کریم فی ٹیوب ایک روپیہ ۲ پیسے
تیار کردہ: اوپل کیمیکل انڈسٹریز رجسٹرڈ گجرات
طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں۔

خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک دور کا پہلا جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

ٹھوس اور پُر معز تقاریر فرمائیں۔ علاوہ ازیں محترم عبدالستار صاحب سوکیہ جنرل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ ماریشس نے بھی "ماریشس میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔ یہ سب تقاریر احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تا اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو۔ خلافتِ ثالثہ کے اس نہایت مقدس و بابرکت پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی یہ بنیادی غرض بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب کو خصوصی عبادات دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بے حساب مواقع حاصل ہوئے اور انہوں نے ایسے انمول مواقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کے روح پرور خطابات اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہونے کے علاوہ احباب نے حتی الوسع راتیں بھی عبادات اور ذکرِ الٰہی میں بسر کیں۔ جلسہ کے مبارک ایام میں باقاعدگی کے ساتھ مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے پڑھائی۔ احباب علی الصبح چار بجے سے ہی مسجد میں پہنچنے شروع ہو جاتے یہاں تک کہ ساڑھے چار بجے تک مسجد اور اس کا صحن ہی نہیں بلکہ بیرونی احاطہ بھی نمازیوں سے پُر ہو جاتا۔ بہت سے احباب مسجد کے اندر جگہ نہ ملنے کے باعث شدید سردی کے باوجود کھلے میدان کی ٹھنڈی زمین پر ہی کمال محویت کے عالم میں نماز ادا کرتے۔ نماز کے دوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام، پاکستان کی سالمیت و استحکام کامیابی و کامرانی نیز کشمیر کی آزادی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز تہجد کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی جاتی اور پھر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قرآنِ مجید کا درس دیتے۔

قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہونے کے بعد احباب بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت ام المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاراتِ مقدسہ اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کے مزاروں پر جا کر دعا کرتے۔ وہاں دعا کرنے والوں کا ایک تانتا بندھا رہتا۔ بالخصوص حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاراتِ مقدسہ پر تو دعا کرنے والوں کا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ بعض احباب کو ان تک رسائی کے لئے ان مزارات مقدسہ کے گرد چار دیواری کے باہر انتظار کرنا پڑتا۔ جلسہ کے ایام میں ان مزارات پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اس کثرت سے دعائیں کی گئیں کہ وہاں کی فضا بھی ہمہ وقت درود و سلام اور تحمید و تمجید سے معمور رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر تو دعا کرتے وقت بعض احباب شدتِ جذبات کی وجہ سے بچوں کی طرح روتے اور بلکتے ہوئے بھی دیکھے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں مزاراتِ مقدسہ پر دعا سے فارغ ہونے کے بعد احباب بعجلت کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جوق در جوق جلسہ گاہ میں پہنچ کر وہاں سارا دن اہم علمی اور دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر سننے میں مصروف رہتے۔ اس طرح ان ایام میں ان کے شب و روز عبادات دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں ہی بسر ہوتے رہے۔ چنانچہ اس کثرت سے ذکرِ الٰہی بلند ہوا کہ تین دن اور تین رات تک ربوہ اور اس کا ماحول محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول ؐ کے اذکارِ مقدسہ سے گونجتا رہا۔

دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر

جلسہ سالانہ میں دن بھر اہم علمی اور دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر سننے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے کے علاوہ احباب نے ایام جلسہ کی دو درمیانی راتوں کے اوّل اوقات (یعنی نماز عشاء کے بعد سے دس بجے شب تک کا عرصہ) بھی اللہ اور رسول ؐ کے اذکار مقدس سننے میں گزارا۔ ۱۹ دسمبر کو تو انہوں نے نماز عشاء کے بعد چالیس زبانوں کے اُس جلسہ میں شمولیت اختیار کی جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کی طرف سے امسال بھی منعقد ہوا۔ اور ۲۰ دسمبر کی رات کو اسی وقفہ میں انہیں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا جس میں طلباء جامعہ کے علاوہ بعض علماء سلسلہ نے بھی اہم علمی موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان ہر دو جلسوں میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

چالیس زبانوں کے اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالغنی صاحب کریم انڈونیشین نے کی بعدہٗ دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ان میں اردو، بنگالی اور پشتو کے علاوہ بھارت کی زبانوں میں سے ہندی، گورمکھی اور سنسکرت، یورپ کی زبانوں میں سے انگریزی، جرمن، ڈچ، فرانسیسی اور اطالوی، مشرقِ وسطیٰ کی زبانوں میں سے عربی اور فارسی، مشرقی افریقہ کی زبانوں میں سے سواحیلی اور لوگنڈی، مغربی افریقہ کی زبانوں میں سے فینٹی، اشانٹی، اور چوئی۔ جنوب مشرقی ایشیا کی زبانوں میں سے انڈونیشین اور ملائی نیز چینی، ماریشس کی زبان کریول جزائر فجی کی زبان فجی اور بعض دوسرے ممالک کی زبانیں شامل تھیں۔ ان تقاریر میں بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کے علاوہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلبہ اور مبلغین اسلام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان تقاریر کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک پُر معارف تقریر کا حسب ذیل اقتباس منتخب کیا گیا تھا:-

"میں خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گا۔ . . . . خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں، مجھے کتنا بھی برا سمجھیں، بہرحال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے، آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ میں بے شک اُس وقت موجود نہیں ہوں گا مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اُس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اُس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا۔ ایک بہت بڑا خلاء واقع ہو جائے گا جس کو پُر کرنے والا کوئی نہیں ملے گا"

(تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

مقررین نے حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر کے اس اقتباس کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ سنایا۔ جن غیر ملکی اصحاب اور غیر ملکی طلبہ نے اس پروگرام میں حصہ لیا ان کے اسماء یہ ہیں:-

ماریشس کے عبدالستار سوکیہ اور جناب احمد شمشیر سوکیہ، گھانا، مغربی افریقہ کے جناب یوسف یاسین، جناب عبدالمالک اور جناب عبدالواحد، یوگنڈا مشرقی افریقہ کے جناب احمد واسوا کریٹو، انڈونیشیا کے جناب حسن بصری، جناب صفی ظفر، اور جناب عبدالکریم غنی، چین کے جناب محمد عثمان، اور جزائر فجی کے جناب عبدالرؤف۔

یہ اجلاس اس حقیقت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی یہ بشارت کہ:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

بڑی شان سے پوری ہوئی ہے اور اشاعتِ اسلام کے نظام کے وسیع سے وسیع تر ہونے کے ساتھ روز بروز پوری ہوتی چلی جا رہی ہے چنانچہ اس میں شمولیت احباب کے لئے بہت ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور انہوں نے بہت ذوق و شوق اور گہری دلچسپی کے ساتھ اس کی کارروائی کو سُن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔ آخر میں تحریک جدید کی اہمیت سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک پُر معارف تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا گیا۔ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر خود حضور ہی کی آواز میں سُن کر احباب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ انہوں نے یہ تقریر محبت و عقیدت کے بے پناہ جذبات سے سرشار ہو کر کمال محویت کے عالم میں سُنی جو ان کے لئے بہت ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ علم و عرفان کا موجب ہوئی۔

(باقی)

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مائسنٹ
پوسٹ بکس نمبر 87 ملتان